والد سے بات نہ کرنے کی قسم کھا کر توڑ دی تو کیا حکم ہے؟

مجیب: مولانا محمد آصف عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3402

تاریخ اجراء: 25 جمادی الاخریٰ 1446ھ/28 دسمبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کسی نے یوں قسم کھائی تھی: "قرآن کی قسم ہے اب بات نہیں کروں گی پاپا سے "لیکن پھر توبہ کے نفل پڑھ لیے تھے، اللہ سے توبہ کی کہ آئندہ غلطی نہیں ہو گی اور پاپا سے بات کرنے لگی۔ تو کیا معافی ہو گئی اللہ کی طرف سے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بعض قسمیں ایسی ہوتی ہیں جن کا توڑنا ضروری ہوتا ہے، مثلاً گناہ کرنے یا کوئی فرض یا واجب ادا نہ کرنے کی قسم وغیرہ وغیرہ، یہ ایسی قسمیں ہیں کہ اگر کوئی ان میں سے کوئی قسم کھالے تو اس پر لازم ہوتا ہے کہ اس قسم کو توڑ دے، گناہ سے بچے اور جو کام اس پر فرض یا واجب ہے اس کو بجالائے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

اور والد سے بات چیت مستقل طور پر ختم کر دینا، یہ قطع تعلقی ہے اور والد سے قطع تعلقی ناجائز و حرام ہے، لہذا جب اس نے والد سے قطع تعلقی کی قسم کھائی تھی تو اس پر یہی لازم تھا کہ وہ اس سے توبہ کر کے قسم توڑے یعنی والد سے بات چیت وغیرہ کرے، اور قسم کا کفارہ ادا کر دے، پس جب اس نے توبہ کر کے والد سے بات چیت کر لی تو اس نے بالکل درست کیا کہ یہ شرعی حکم پر عمل ہوا، اور اب اس پر لازم ہے کہ وہ قسم کا کفارہ بھی ادا کرے۔

اور قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس شرعی فقراء کو صبح و شام دو وقت کا کھانا کھلائیں اور اس میں جن کو صبح کھانا کھلایا ان ہی کو شام میں بھی کھلائیں تب ہی کفارہ ادا ہو گا۔ یا دس شرعی فقراء کو درمیانے درجے کے کپڑے دیں۔

البتہ! کفارے کی ادائیگی میں اس بات کا بھی اختیار ہوتا ہے کہ چاہیں، تو کھانے کے بدلے میں ہر شرعی فقیر کو الگ الگ ایک صدقۂ فطر کی مقدار برابر رقم دیں۔ واضح رہے کہ ساری رقم ایک ساتھ ایک ہی فقیر کو نہیں دے سکتے بلکہ دس فقیروں کو الگ الگ دینی ہو گی یا ایک شرعی فقیر کو الگ الگ دس دن تک دینی ہو گی۔

نیز اگر کوئی شخص دس صدقہ فطر کی مقدار رقم دینے پر بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ وہ لگاتار تین دن کے روزے رکھے۔

بہار شریعت میں ہے: "دوسری وہ کہ اوس کا توڑنا ضروری ہے مثلاً گناہ کرنے یا فرائض وواجبات نہ کرنے کی قسم کھائی جیسے قسم کھائی کہ نماز نہ پڑھوں گا یا چوری کروں گا **یا ماں باپ سے کلام نہ کروں گا** تو قسم توڑ دے۔" (بہار شریعت، جلد2، صفحہ301، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

قسم کے کفارہ کے متعلق اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ﴿لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغۡوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِکُمۡ وَلٰکِنۡ یُّؤَاخِذُکُمۡ بِمَا عَقَّدۡتُّمُ الۡاَیۡمَانَ ۚ فَکَفَّارَتُہٗۤ اِطۡعَامُ عَشَرَۃِ مَسٰکِیۡنَ مِنۡ اَوۡسَطِ مَا تُطۡعِمُوۡنَ اَہۡلِیۡکُمۡ اَوۡ کِسۡوَتُہُمۡ اَوۡ تَحۡرِیۡرُ رَقَبَۃٍ ؕ فَمَنۡ لَّمۡ یَجِدۡ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِکَ کَفَّارَۃُ اَیۡمَانِکُمۡ اِذَا حَلَفۡتُمۡ ؕ وَاحۡفَظُوۡۤا اَیۡمَانَکُمۡ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا، اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا ایک بردہ (غلام) آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے، یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔ (پارہ7، سورۃ المائدۃ، آیت89)

صدرالشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ قسم کے کفارے کے متعلق فرماتے ہیں: "قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس10 مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔۔۔اور جن مساکین کو صبح کے وقت کھلایا اونھیں کو شام کے وقت بھی کھلائے دوسرے دس10 مساکین کو کھلانے سے ادا نہ ہوگا۔ اور یہ ہو سکتا ہے کہ دسوں کو ایک ہی دن کھلا دے یا ہر روز ایک ایک کو یا ایک ہی کو دس دن تک دونوں وقت کھلائے۔۔۔اور کھلانے میں اباحت و تملیک دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کھلانے کے عوض ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جَو یا ان کی قیمت کا مالک کر دے یا دس10 روز تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بقدر صدقہ فطر دیدیا کرے۔۔۔اگر غلام آزاد کرنے یا دس10 مسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادر نہ ہو تو پے درپے تین روزے رکھے۔" (بہار شریعت، جلد2، حصہ9، صفحہ305،308، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم